

عربی متن کے بغیر ترجمہ قرآن کے مفاسد

حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی رحمہ اللہ

پاکستان میں دیگر فتنوں کی طرح بغیر عربی متن کے تراجم قرآن مجید کی اشاعت اور ترویج کی کوششیں بھی جاری ہیں۔ خداوند تعالیٰ کی پسندیدہ زبان عربی اور کلام ربانی کا اپنی متواتر و متواتر مفہوم و مراد سے رشتہ کٹ جانے کی صورت میں جن خطرات اور مفاسد کا اندیشہ ہے۔ اس کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ دین سے آزاد کئی افراد اور اداروں کی طرف سے اس قسم کی آوازیں اٹھ رہی ہیں۔ کہ قرآن مجید کی تلاوت و تبلیغ یہاں تک کہ نماز بھی اردو زبان میں ہونی چاہئے۔ یہاں تک کہ ہماری معلومات کے مطابق مرد تو کیا بعض خواتین تک منظم طریقوں سے عورتوں اور مردوں میں اس تحریک کا پرچار کرتی رہتی ہیں۔ چنانچہ پچھلے دنوں روزنامہ جنگ میں راولپنڈی کی ایک خاتون عسٹری سلطانیہ بیگم بریگیڈیر شرف خان کا تعارف ان الفاظ میں کرایا گیا ہے کہ وہ نماز کو اردو میں رائج کرانا چاہتی ہیں۔ اور انہوں نے صرف اردو میں کئی ہزار جلدیں شائع کرائی ہیں۔ شرعاً پردہ کا استعمال غیر ضروری سمجھتی ہیں۔ بلکہ مساجد میں مرد و زن کے مخلوط اجتماع کو جائز سمجھتی ہیں۔ انہوں نے اپنے مقاصد کی تشہیر کیلئے سوشل ویڈیو سائٹس کے نام سے ایک انجمن قائم کی ہے۔ وغیرہ وغیرہ (جنگ راولپنڈی، ۲۰ جون ۱۹۹۵ء) ان خطرناک عزائم کی کامیابی سے خدا نخواستہ قرآن کریم کی تاویل و تخریج کا وہ دروازہ کھل سکتا ہے جس کا غور یہود و نصاریٰ کی کتابوں (بائبل وغیرہ) کی شکل میں ہمارے سامنے ہے۔ اور آج ان میں سے کوئی بھی ان آسمانی کتابوں کی اصل زبان تک کی نشاندہی نہیں کر سکتا۔ علماء حق نے ہمیشہ سے ایسی حرکات کا احتساب کیا اور سدباب کیلئے قرآن مجید کے عربی متن کے بغیر تراجم و تفاسیر شائع کرنے کی ممانعت کی۔ کچھ عرصہ قبل جنوبی افریقہ

کی ایک دینی جماعت کی طرف سے حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ کے نام ایک خط میں بلاعربی تراجم کی اشاعت اور بعض دیگر امور کی شرعی حیثیت دریافت کی گئی تھی۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی خواہش پر محقق العصر حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی مدظلہ نے اس خط کا جواب تفصیل سے تحریر فرمایا۔ اس خاص مسئلہ کے بارہ میں جواب کا متعلقہ حصہ یہاں شائع کیا جا رہا ہے۔ افریقی مسلمانوں کے خط میں وہاں کے دینی مساعی اور اشاعت قرآن مجید کی کوششوں کا بھی اجمالاً ذکر ہے۔ لہذا اسے بھی مختصراً شائع کیا جا رہا ہے۔ ————— (قاضی الزار الدین)

بگرامی خدمت جناب مولانا عبدالحق صاحب۔ السلام علیکم

اس ارادہ کے عاقل و ذہین مسلمانوں کے ایک گروہ نے قرآن مقدس کے ترجمہ کا قابل قدر کام شروع کیا ہے۔ یہ ترجمہ جنوبی افریقہ کی مقامی زبانوں میں کیا جا رہا ہے۔ جنوبی افریقہ کے تقریباً ایک کروڑ تیس لاکھ آبادی تقریباً بائیس زبانیں بولتی ہے۔ جن میں سے چار زبانوں کو سرکاری طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ اللہ خداوند کریم کی قدرت سے ہم پہلے ہی سے قرآن مقدس کو افریکن اور ذلو زبانوں میں ترجمہ کر چکے ہیں۔ یہ کام کئی قابل اعلیٰ تربیت یافتہ پروفیسروں و علماء عربیہ و لسانات متعلقہ کی مدد سے کیا گیا ہے۔ ایک رپورٹ جو کہ مسلم نیوز اخبار میں اس ترجمہ کے متعلق شائع ہوئی ہے، شامل ہنا ہے۔ ابتداءً ہم نے قرآن مقدس کا اصل ہر دو زبانوں یعنی عربی اور افریکن میں شروع کیا۔ ادھر ایک صفحہ کے آخر میں اس کی شرح افریکن بولی پوسنے والوں کے فائدہ کے لئے درج کردی۔ چونکہ لوگوں کی ہر دلعزیز رائے یہ ہے۔ کہ ہم غیر مسلموں کی غالب اکثریت کو بھی اس نئے مستغنیض کریں۔ جن کو اس مرحلہ پر عربی اصل کسی فائدہ کا نہ ہوگا۔ آپ براۓ ہر بانی اپنی فاصلانہ رائے سے مشکور کریں۔ کہ آیا اس میں اسلامی عقائد کی خلاف ورزی ہوگی۔ اگر ہم قرآن مقدس کا ترجمہ صرف افریکن زبان میں چھاپیں بغیر عربی اصل کے۔ ثانیاً کیا کسی اسلامی قانون کی خلاف ورزی تو نہ ہوگی۔ اگر غیر مسلم یا کافروں کو قرآن مجید کی ترجمہ شدہ کاپیوں بعد یا بغیر عربی اصل کے ہاتھ میں لینے کی اجازت دی جائے۔ ترجمہ شدہ کاپیوں کی جو بغیر عربی اصل کے ہیں کی تقسیم کی مثالیں:

1۔ انگریزوں کیلئے بذریعہ مارک پبک محال لا اردو پوسنے والوں کیلئے بذریعہ حضرت مولانا
2۔ فرانسیسی لوگوں کے لئے بذریعہ ڈاکٹر حمید اللہ۔ ثالثاً ہمیں مشورہ دیں کہ کونسا طریق کار اسلام کی تبلیغ کے لئے ایک ایسے ملک میں جیسا کہ ہمارا ہے۔ جہاں کی غالب اکثریت غیر مسلموں کی ہے۔ اختیار کیا جاوے۔ غیر مسلم استدعا کرتے ہیں کہ انہیں قرآن مجید کی ایک کاپی دی جائے۔ ہم نے مصمم ارادہ

کیا ہے۔ کہ ہم جملہ اسلامی عقائد پر عمل پیرا رہیں گے۔ اور اس لئے مشکوک ہوں گے، اگر آپ اپنی خوب سوچی ہوئی رائے سے مندرجہ بالا امور کے متعلق ہمیں مستفیض کریں۔ والسلام
منجانب: اسماعیل والی جنرل سیکرٹری ٹرانسوال جنوبی افریقہ۔

جواب

ترجمہ قرآن عربی متن کے بغیر شائع کرنے میں حسب ذیل مفسد ہیں۔ خواہ کتنی ہی نیک نیتی پر مبنی ہو:-

۱۔ اس میں سلف صالحین کی مخالفت ہے۔ کیونکہ انہوں نے باوجود ضرورت مذکورہ کے ایسا نہیں کیا۔ حالانکہ غیر مسلموں میں اشاعت اسلام و قرآن کا جذبہ ہم سے بدرجہا زیادہ موجود تھا۔
۲۔ نیز ایسا کرنے میں عیسائیوں کی تقلید ہے۔ کہ انہوں نے تورات و انجیل کے متعلق ایسا کیا۔
۳۔ ترجمہ قرآن لکھنے والے اپنے ترجمہ کو خدا کی طرف منسوب کرتا ہے۔ اور اس کو قول خدا اور جہز ایمان قرار دیتا ہے۔ ایسی صورت میں اگر اس کے ساتھ عربی متن موجود نہ ہو تو یہ کیسے معلوم ہوگا۔ کہ یہ مترجم کی اپنی رائے ہے، جس کو وہ قرآن کے ترجمہ کے نام سے پیش کر رہا ہے۔ یا واقعی قرآن اور خداوند تعالیٰ کا حکم ہے۔

۴۔ صرف ترجمہ پر اکتفا کرنے سے مسلمانوں کی نگاہ الفاظ قرآنی کی حفاظت سے ہٹ کر صرف ترجمہ پر مرکوز ہو جائے گی۔ اور رفتہ رفتہ عربی متن کی اہمیت ختم ہو کر تراجم میں باہمی اختلافات کی وجہ سے تحریف و تبدیل قرآن کا دروازہ کھل جائے گا۔ جیسے عیسائیوں میں ہوا۔ اور وحدت قرآن کی متاع عزیز کی نعمت کبریٰ سے جو مسلمانوں کیلئے اساس ایمان ہے۔ وہ محروم ہو جائیں گے۔

۵۔ اس کے علاوہ عربی زبان جو لسان قرآن ہے، اس کی اہمیت بھی مسلمانوں میں ختم ہو جائے گی۔ جیسا کہ اس قسم کے تراجم سے عبرانی زبان اور لسان تورات و انجیل کا انجام ہوا۔

۶۔ الفاظ قرآن جس کے ایک ایک حرف پر دس دس نیکیوں کا وعدہ ہے۔ اس سے بھی بتدریج مسلمانوں کے محروم ہو جانے کا خطرہ ہے۔ جیسے اہل کتاب کا حشر ہوا۔ وہی ہمارا بھی ہوگا۔

۷۔ ہدایت کے لئے صرف ترجمہ چنداں موثر نہیں، بلکہ بڑا اثر الفاظ قرآنی میں ہے۔ جب مضامین قرآن کو جاذب قلوب اور پرشکوہ الفاظ قرآنی سے علیحدہ کیا جائے گا۔ تو ان میں ہدایت کی وہ روح باقی نہ رہے گی جو عبارت قرآنی کے ساتھ مخصوص ہے۔

ان مفسد کی وجہ سے بلا متن تراجم کی اشاعت درست نہیں۔ اس لئے سلف صالحین نے

بادجود کثرت کفار اور شدید حرص تبلیغ کے ایسا نہ کیا۔

عند الضرورت متن عربی کے ساتھ ترجمہ شدہ قرآن غیر مسلموں کو دینے میں حرج نہیں۔ اور نہ وہ طہارت جیسے فروعی احکام کے مکلف ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر قل عیسائی بادشاہ کو جو خط تحریر فرمایا اس میں قرآنی آیات تھیں یا اهل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواہ نبینا و بینکم۔ الخ درج تھیں۔ جسکی شرح میں حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری ج ۱ ص ۲ میں لکھتے ہیں: فیفید الجواز علی ما اذا وقع احتیاج الی ذالک کالابلاغ والامذار کما فی ہذہ القصۃ واما الجواز مطلقاً حیث لا ضرورۃ فلا یتجہ (انتہی) اور فتح القدیر ج ۱ ص ۱۱۱ میں لکھا ہے: لا بأس بدفع المصحف الی الصبیان واللوح وان کانوا محدثین لایأثم المكلف الدافع کما یأثم بالباس الصغیر الحریر و سقیم الخمر وتوجیہ الی القبلة فی قضاء حاجتہ۔ للضرورۃ فی ہذا الدفع وفی العنایۃ لا بأس بات بدفع الطاهر وفی المصحف الی الصبیان المحدثین لانه لو لم یکن کذا لک فاما ان ینع المصحف وفیہ تصنیع حفظ القرآن اذ یؤمر بالتطہیر وفیہ حرج علیہم لا انہم لم یكلفوا بذالک یہ حوالہ جات خالص قرآن (بلا ترجمہ) کے متعلق ہیں۔ ترجمہ متفہم قرآن کا حکم نسبتاً اس سے اخف (آسان) ہے۔ وفی بذل الجہود ج ۳ ص ۲۳۵ فی شرح حدیث ابو عمر نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یسافر بالقرآن الی ارض العدو استتدک بہ علی منع تعلیم الکافر القرآن وہ قال مالک مطلقاً واجازۃ ابو حنیفہ مطلقاً وعن الشافعی قولان ونقل بعض المالکیۃ بین القلیل لاجل مصلحتہ قیام الحجۃ علیہم فاجازۃ و بین کثیر فینعہ ویؤیدہ کتب النبی صلعم الی ہر قل بعض الآیات ونقل النودبی الاتفاق علی جواز الکتابۃ الیہم ۱۰

تبلیغ کے دو طریقے ہیں۔ ۱۔ تحریری۔ ۲۔ تقریری۔ تحریری میں ایسے مختصر دیسی زبانوں میں کتابچوں کی اشاعت کی ضرورت ہے جس میں اسلام کی خوبیاں اور بزرگان دین کے واقعات دلکش پیرائے میں بیان ہوں۔ اور تقریری ذریعہ میں یہ ضروری ہے کہ ہر ایک مسلمان کم از کم ایک غیر مسلم کے ساتھ دوستانہ ربط پیدا کر کے اپنے عمل اور قول اور حسن اخلاق کے ساتھ اسکو اسلام کی ترغیب دیا کرے اور اس کا کردگی کو تاحین حیات اپنا معمول بنائے۔ ▲ ▲

امیر التبلیغ مولانا محمد یوسف دہلوی کی وفات سے چند روز قبل ٹل میں کی ہوئی تقریر اگلے شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں